جذبۂ جہاد اور فتح و کامرانی

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم:

خطۂ کشمیر وہ خطہ ہے جس پر اسلام کے ابتدائی دور ہی سے مسلمانوں کی حکومت قائم تھی اور سکھوں کے دور سے پہلے تک قائم رہی جس وقت برصغیر تقسیم ہوا اس وقت یہاں پر مسلم آبادی کا تناسب پچانوے فیصد تھا اور اس علاقے کا حکمران غیر مسلم تھا تقسیم کے اصول کے مطابق اس علاقے کو پاکستان میں شامل ہونا چاہیے تھا لیکن ہندوؤں اور انگریزوں کی سازش سے اسے بھارت کی جھولی میں ڈال دیا گیا جو سراسر بد دیانتی اور مکاری تھی۔ کشمیر اپنے جغرافیائی محل وقوع کے اعتبار سے نہایت اہم علاقہ ہے اس کے جنوب اور مغرب میں پاکستان شمال میں چین اور افغانستان اور مشرق میں تبت کا علاقہ ہے۔ اسے مشرقی پنجاب کے ساتھ غیر فطری طور پر ملایا گیا ہے۔ یہ دنیا کے خوبصورت ترین علاقوں میں شمار ہوتا ہے اور اس کے بارے میں بالکل صحیح کہا گیا ہے۔

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین است و ہمین ست و ہمین ست

بھارت کے سابق وزیر اعظم آنجہانی پنڈت جواہر لال نہرو چونکہ خود کشمیری خاندان سے تعلق رکھتے تھے اس لیے انہوں نے ہر قسم کی دھاندلی اور فریب کاری کے ذریعے اس پر تسلط جمانے کی کوشش کی۔ آخر جنوری ۱۹۴۸ء میں جبکہ مجاہدین کشمیر کی آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے اور مجاہدین سری نگر سے فقط چند میل دور رہ گئے تھے کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ میں اٹھا دیا گیا سلامتی کونسل نے جنگ بندی کی قرارداد کے ساتھ ایک اور قرارداد بھی منظور کی جس میں کہا گیا

تھا کہ دونوں ملک کشمیر سے اپنی اپنی فوجیں واپس بلالیں اس کے بعد اقوام متحدہ کی نگرانی میں یہاں رائے شماری ہوگی ۔ بھارت نے اس تجویز کو منظور کرلیا اور اس وقت سے ٹال مٹول کا سلسلہ جاری ہے ۔ اسی دوران میں بھارت نے یہ اعلان کر دیا کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے اور ایسی ایسی سازشیں کی گئیں کہ اگر ان کو شمار کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے۔ بھارت سے ہندوؤں کو لاکر یہاں بسایا گیا تاکہ مسلمانوں کی عددی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کیا جاسکے۔ وادی کو قحبہ خانے میں تبدیل کرنے کے لیے یہاں بے شمار شراب کی دوکانیں کھولی گئیں میوزک سنٹرز اور بیوٹی پالرز کے جال بچھائے گئے کشمیر میں عمداً صنعتی ترقی نہیں ہوئی تاکہ یہاں کے عوام کا ذریعہ معاش صرف سیاحت ہو اور حکومت جب چاہے ان کو روزی سے محروم کردے۔ کشمیر کے مسلمانوں میں سے چند غداروں کو خریدا گیا اور انہیں دولت وعہدے کا لالچ دے کر اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کی گئی لیکن آج جب کشمیر میں آزادی کی جدوجہد جاری ہے بھارت کے سارے منصوبے تار عنکبوت کی طرح بکھر رہے ہیں ۔

اسلام کی چنگاری نے جس طرح فلسطین، افغانستان ، آذربائیجان میں شعلۂ جوالہ بن کر خرمنِ باطل کو خاکستر کر دیا تھا آج کشمیر میں بھی رقصاں ہے اور وادی کے سارے عوام یکجان ہوکر بنیان مرصوص کی طرح باطل کے مقابلے میں کھڑے ہیں آج کشمیر میں صرف ایک نعرہ ہے "آزادی یا موت "۔ کشمیر کے بوڑھے ، جوان ، بچے ، مرد اور عورتیں سب کفن پوش اور بہرصورت و بہر قیمت آزادی حاصل کرنے کا عزم اپنے سینے میں رکھے ہوئے ہیں ۔ یاد رکھنا چاہیے کہ جب جذبہ بیدار ہو جاتا ہے اور عوام کسی خاص نظریے کے تحت متحد ہوکر اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت آخر کار شکست سے دوچار ہو جاتی ہے ۔ کمیونزم ایک خالص مادی نظریہ ہے جس میں حیات بعد الممات کا کوئی تصور ہی نہیں لیکن کمیونزم جیسے بودے نظریے کے زیرِ اثر جب ویتنامی عوام اُٹھ کھڑے ہوئے تو آخر کار امریکہ جیسے سپرپاور کو راہِ فرار اختیار کرنا پڑی ۔ اسلام تو دنیا کا عظیم ترین اور جامع ترین نظریہ ہے اسلام نے ہی شہادت کو حیات جاوید کا نام دیا شہید کو قرآن نے مردہ کہنے سے منع کر دیا ۔ اسلام میں حیات بھی نعمت ہے اور حق کے راستے میں موت بھی ۔ یہ اسلام ہی کے نظریے کی طاقت

ہے جو فلسطینیوں کو تحریک انتفاضہ کے تحت روڑوں اور ڈھیلوں سے صیہونیوں کی توپوں بموں اور مشین گنوں کے مقابلے میں کھڑا کیے ہوئے ہے۔ یہ اسلام ہی کی طاقت تھی جس نے روس جیسی سپر پاور کو افغانستان سے بھاگنے پر مجبور کیا آج بھارت کا مقابلہ صرف حریت پسندوں سے نہیں اسلام کے متوالوں سے ہے۔ امیر حمزہؓ شہید کربلاؓ حنظلہؓ خبیب بن عدیؓ، محمد بن قاسمؒ کے ماننے والے آج کشمیر میں وہی کارنامے سرانجام دے رہے ہیں جو ان کے بزرگوں نے سرانجام دیے تھے آج نماز اور صبر ان کے ہتھیار ہیں اور از روئے قرآن جلد یا بدیر ان کی کامیابی یقینی ہے کشمیر کے عوام کی غالب اکثریت اس تحریک میں منظم طور پر حصہ لے رہی ہے۔ کسی بھی تحریک کی کامیابی کے لیے۔ ۱۔ نظریہ۔ ۲۔ جذبہ۔ ۳۔ تنظیم۔ ۴۔ تحریک۔ ۵۔ بیرونی اعانت ضروری ہوتی ہے۔ اس وقت کشمیر کے نہتے عوام مصائب و مشکلات کی بھٹی میں جل رہے ہیں انشاءاللہ وہ کندن بن کر کامیاب و کامران نکلیں گے۔ پوری امت مسلم کی ہمدردیاں اور تعاون انہیں حاصل ہے۔ اہل پاکستان اور حکومت پاکستان کو چاہیے کہ ہر خوف سے بیگانہ ہو کر ان کی حمایت کریں اور عالمی رائے عامہ کو ان کے حق میں ہموار کیا جائے۔ سپر طاقتوں کو مسلمانوں کے کاز سے کوئی ہمدردی نہیں ہے ہمیں اپنا معاملہ اپنی قوت بازو اور اسلام کے عطا کردہ نور ایمان اور جذبہ جہاد سے طے کرنا ہوگا اور دنیا جانتی ہے کہ میدان جنگ میں نہ تعداد لڑتی ہے نہ ہتھیار۔ میدان جنگ میں تو ایمان لڑتا ہے۔